سنت کی اتباع

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں

إنَّا نَقْتَدِی وَلا نَبْتَدِی وَنَتَّبِعُ وَلا نَبْتَدِعُ

وَلَنْ نَضِلَّ مَا تَمَسَّكْنَا بِالْأَثَرِ.

یقیناً ہم اقتداء کرتے ہیں ہم کسی چیز کی شروعات نہیں کرتے ،اور ہم اتباع کرتے ہیں بدعت نہیں ایجاد کرتے۔اور جب تک ہم حدیثوں کو تھامیں رہیں کبھی گمراہ نہیں ہو سکتے۔ (شرح اصول اعتقاد اہل السنۃ: لالکائی:۱۰۶) (اعلام الموقعین عن رب العالمین: ج۴:ص۱۵۰)

اللہ کے رسول ﷺ نے ہر چیز کو واضح کر دیا ہے

اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا:

لَيْسَ مِنْ عَمَلٍ يُقَرِّبُ إِلَى الْجَنَّةِ إِلَّا قَدْ أَمَرْتُكُمْ بِهِ

وَلا عَمَلٌ يُقَرِّبُ إِلَى النَّارِ إِلَّا قَدْ نَهَيْتُكُمْ عَنْهُ

جنت سے قریب کرنے والا کوئی عمل نہیں ہے مگر میں نے تمہیں اس کا حکم دے دیا ہے اور جہنم میں داخل کرنے والا کوئی عمل نہیں مگر میں نے تمہیں اس سے روک دیا ہے۔
(حاکم: ابن مسعود رضی اللہ عنہ) (صحیح الترغیب:۱۷۰۰، صحیح لغیرہ)

مَا تَرَكْتُ شَيْئاً مِمَّا اَمَرَكُمُ اللّٰهُ بِهِ اِلَّا قَدْ اَمَرْتُكُمْ بِهٖ وَ مَا تَرَكْتُ شَيْئاًمِمَّا نَهَاكُمْ عَنْهُ اِلَّا قَدْ نَهَيْتُكُمْ عَنْهُ

کہ اللہ کے احکامات میں سے کوئی چیز میں نے ایسی نہیں چھوڑی جو تمہیں بتا نہ دی ہو اور اللہ کی منع کی ہوئی چیزوں سے کوئی ایسی چیز نہیں چھوڑی مگر تمہیں اس سے منع کر دیا ہو۔ (السلسلۃ الصحیحۃ:۱۸۰۳)

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان کیا

اِتَّبِعُوا وَلا تَبْتَدِعُوا فَقَدْ كُفِيتُمْ

''تم اتباع کرو، بدعت نہ ایجاد کرو اس لئے کہ اب تمہارے لئے یہ دین کافی ہے''۔ (دارمی: المقدمۃ: فی کراھیۃ اخذ الرأی)

بغیر کسی فرق کے بدعت کی برائی

اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا

مَنْ أَحْدَثَ فِي أَمْرِنَا هَذَا مَا لَيْسَ مِنْهُ فَهُوَ رَدٌّ .

جس کسی نے ہمارے اس دین میں کوئی ایسی چیز ایجاد کی جو اس سے نہیں تو وہ چیز مردود ہے۔
(متفق علیہ، ابوداود، ابن ماجہ: عائشہ رضی اللہ عنہا) (صحیح الجامع:۵۹۷۰)

اور مسلم میں ہے

مَا لَيْسَ مِنْهُ فَهُوَ رَدٌّ

جو اس سے نہ ہو تو وہ مردود ہے۔ (مسلم:۳۲۴۲)

مَنْ عَمِلَ عَمَلًا لَيْسَ عَلَيْهِ أَمْرُنَا فَهُوَ رَدٌّ

جس کسی نے ایسا کام کیا جس پر ہمارا حکم نہ ہو تو ہو مردود ہے۔ (احمد، مسلم، عائشہ رضی اللہ عنہا) (صحیح الجامع:۶۳۹۸)

امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا

مَنْ اسْتَحْسَنَ فَقَدْ شَرَّعَ

جس نے کسی نئی اچھی چیز کو ایجاد کیا تو اس نے شریعت بنائی۔ (المنخول: امام غزالی: ج ا ص ۳۷۴، المستصفی ج ا ص ۱۷۱)

سلف کے طریقہ کی اتباع کی جائے

دین میں رائے داخل کرنے کی مذمت

عمر رضی اللہ عنہ حجر اسود کے پاس آئے اور اسے بوسہ لیا اور فرمایا

وَلَوْلَا أَنِّي رَأَيْتُ النَّبِيَّ يُقَبِّلُكَ مَا قَبَّلْتُكَ

میں جانتا ہوں کہ تو پتھر ہے نہ فائدہ دیتا ہے اور نہ ہی نقصان۔ اگر میں نے نبی ﷺ کو تجھے بوسہ لیتے ہوئے نہیں دیکھا ہوتا تو میں تجھے بوسہ نہیں لیتا۔

(متفق علیہ، ابوداؤد، ترمذی، ابن ماجہ، نسائی، احمد، دارمی) (بخاری: کتاب الحج: حجر اسود کا بیان)

ممکن ہے کہ تم کسی چیز کو پسند کرو اور وہ تمہارے لئے بری ہو۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا

وَعَسَى أَنْ تُحِبُّوا شَيْئًا وَهُوَ شَرٌّ لَكُمْ

وَاللَّهُ يَعْلَمُ وَأَنْتُمْ لَا تَعْلَمُونَ

ممکن ہے کہ تم کسی چیز کو پسند کرو اور وہ تمہارے لئے بری ہو، اللہ جانتا ہے اور تم نہیں جانتے ہو۔ (بقرہ ۲:۲۱۶)

انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں

جَاءَ ثَلَاثَةُ رَهْطٍ إِلَى بُيُوتِ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ يَسْأَلُونَ عَنْ عِبَادَةِ النَّبِيِّ

فَلَمَّا أُخْبِرُوا كَأَنَّهُمْ تَقَالُّوهَا

فَقَالُوا وَأَيْنَ نَحْنُ مِنَ النَّبِيِّ قَدْ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ وَمَا تَأَخَّرَ

قَالَ أَحَدُهُمْ أَمَّا أَنَا فَإِنِّي أُصَلِّي اللَّيْلَ أَبَدًا

وَقَالَ آخَرُ أَنَا أَصُومُ الدَّهْرَ وَلَا أُفْطِرُ

وَقَالَ آخَرُ أَنَا أَعْتَزِلُ النِّسَاءَ فَلَا أَتَزَوَّجُ أَبَدًا

فَجَاءَ رَسُولُ اللَّهِ إِلَيْهِمْ

فَقَالَ أَنْتُمْ الَّذِينَ قُلْتُمْ كَذَا وَكَذَا أَمَا وَاللَّهِ إِنِّي لَأَخْشَاكُمْ لِلَّهِ وَأَتْقَاكُمْ لَهُ

لَكِنِّي أَصُومُ وَأُفْطِرُ وَأُصَلِّي وَأَرْقُدُ وَأَتَزَوَّجُ النِّسَاءَ

فَمَنْ رَغِبَ عَنْ سُنَّتِي فَلَيْسَ مِنِّي

نبی ﷺ کی بیویوں کے گھر پر تین لوگ آئے جنھوں نے نبی ﷺ کی عبادت کے تعلق سے سوال کیا، جب انھیں بتایا گیا تو انہیں وہ کم محسوس ہوئی گویا کہ انھوں نے اسے بہت ہی معمولی خیال کیا تو ان لوگوں نے کہا: ہم نبی ﷺ کے برابر کہاں ہو سکتے ہیں، آپ کے پچھلے اور اگلے تمام گناہ بخش دیئے گئے ہیں، ان میں سے ایک نے کہا: اب تو میں ہمیشہ رات میں نماز پڑھوں گا اور دوسرے نے کہا: میں صوم دھری رکھوں گا اور کبھی افطار نہیں کروں گا، تیسرے نے کہا: میں عورتوں سے الگ رہوں گا اور کبھی شادی نہیں کروں گا، لہذا اللہ کے رسول ﷺ ان کے پاس آئے اور کہا: کیا تم ہی لوگوں نے ایسا ایسا کہا ہے؟ سنو! اللہ کی قسم! میں تم میں اللہ سے سب سے زیادہ ڈرنے والا اور بہت ہی زیادہ تقوی اختیار کرنے والا ہوں، لیکن میں روزہ رکھتا ہوں اور افطار بھی کرتا ہوں، میں سوتا بھی ہوں اور جاگتا بھی ہوں اور میں عورتوں سے شادی بھی کرتا ہوں، لہذا

جو بھی میری سنت سے اعراض کرے گا وہ مجھ سے نہیں۔ (بخاری:۶۷۷۶)

دین میں زیادتی پسندیدہ ہے یا بری؟

نافع رحمہ اللہ کہتے ہیں

أَنَّ رَجُلًا عَطَسَ إِلَى جَنْبِ ابْنِ عُمَرَ
فَقَالَ الْحَمْدُ لِلَّهِ وَالسَّلَامُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ
قَالَ ابْنُ عُمَرَ وَأَنَا أَقُولُ الْحَمْدُ لِلَّهِ وَالسَّلَامُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ
وَلَيْسَ هَكَذَا عَلَّمَنَا رَسُولُ اللَّهِ
عَلَّمَنَا أَنْ نَقُولَ الْحَمْدُ لِلَّهِ عَلَى كُلِّ حَالٍ

ایک شخص نے ابن عمر رضی اللہ عنہ کے پاس چھینکا اور اس نے کہا ''الحمد للہ والصلاۃ والسلام علی رسول اللہ'' ابن عمر رضی اللہ عنہ نے کہا ''میں کہتا ہوں: الحمد للہ والسلام علی رسول اللہ'' اللہ کے رسول ﷺ نے ہمیں یہ نہیں سکھایا'' بلکہ ہمیں سکھایا کہ ہم کہیں ''الحمد للہ علی کل حال'' (ہر حال میں اللہ کی تعریف ہے)
(ترمذی، حاکم، طبرانی) (صحیح سنن الترمذی: ۲۷۳۸، حسن)

محمد بن عمرو بن عطاء رحمہ اللہ کہتے ہیں

كُنْتُ جَالِسًا عِنْدَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ
فَدَخَلَ عَلَيْهِ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْيَمَنِ
فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ
ثُمَّ زَادَ شَيْئًا مَعَ ذَلِكَ أَيْضًا
قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ - وَهُوَ يَوْمَئِذٍ قَدْ ذَهَبَ بَصَرُهُ - مَنْ هَذَا ؟
قَالُوا هَذَا الْيَمَانِي الَّذِي يَغْشَاكَ فَعَرَّفُوهُ إِيَّاهُ
قَالَ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ : إِنَّ السَّلَامَ انْتَهَى إِلَى الْبَرَكَةِ

کہ میں عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس بیٹھا ہوا تھا تو آپ کے پاس ایک یمن کا شخص داخل ہوا تو اس نے کہا ''السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ'' اور کچھ الفاظ اس کے ساتھ زیادہ کئے۔ تو ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا: کون ہے (اس وقت آپ رضی اللہ عنہما کی بینائی جا چکی تھی)۔ تو لوگوں نے کہا ''یہ یمنی ہے جو آپ کے پاس آیا ہوا ہے'' اور لوگوں نے ان سے اس کا تعارف کرایا۔ کہتے ہیں پھر ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا: بیشک سلام برکت پر ختم ہو جاتا ہے۔
(موطا امام مالک: الضعیفۃ: ۵۴۳۳، شیخ البانی نے کہا اس کی سند صحیح ہے)

عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ : أَنَّهُ رَأَى رَجُلاً يُصَلِّي بَعْدَ طُلُوعِ الْفَجْرِ أَكْثَرَ مِنْ رَكْعَتَيْنِ
يُكْثِرُ فِيهَا الرُّكُوعَ وَالسُّجُودَ فَنَهَاهُ
فَقَالَ : يَا أَبَا مُحَمَّدٍ يُعَذِّبُنِي اللَّهُ عَلَى الصَّلاَةِ ؟
قَالَ : لاَ وَلَكِنْ يُعَذِّبُكَ عَلَى خِلاَفِ السُّنَّةِ .

سعید بن المسیب رحمہ اللہ نے ایک شخص کو طلوعِ فجر کے بعد دو رکعت سے زیادہ ادا کرتے ہوئے دیکھا جس میں وہ بہت زیادہ رکوع اور سجدے کر رہا تھا۔ تو انہوں نے اسے روکا۔ تو اس نے کہا: اے ابو محمد کیا اللہ مجھے نماز پڑھنے پر عذاب دے گا؟ انہوں نے کہا: نہیں! لیکن اللہ تمہیں سنت کے خلاف عمل کرنے پر عذاب دے گا۔
(بیہقی: ۴۶۲۱، مصنف عبدالرزاق، دارمی) (شیخ البانی نے کہا: اس کی سند صحیح ہے، الارواء: ج ۲: ص ۲۳۶ زیر شمار: ۴۷۸)

بدعت حسنہ کا بیان

اللہ کے نبی ﷺ نے فرمایا:

وَشَرُّ الْأُمُورِ مُحْدَثَاتُهَا وَكُلُّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ

تمام کاموں میں سب سے برا کام بدعت ہے اور ہر بدعت گمراہی ہے۔

(احمد، مسلم، نسائی، ابن ماجہ: جابر رضی اللہ عنہ) (صحیح الجامع:۱۳۵۳)

ابن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں

كلُّ بِدْعَةٍ ضَلالَةٌ وإِنْ رَآها الناسُ حَسَنَةً

ہر بدعت گمراہی ہے گرچہ اسے لوگ اچھا خیال کریں۔ (اعتقاد اہل السنہ: لالکائی:۱۲۶)

امام مالک رحمہ اللہ کہتے ہیں

مَن ابْتَدَعَ فى الإسلام بدعةً يراها حسنةً
فَقَدْ زَعَمَ أَنَّ محمداً قد خانَ الرّسالةَ
لأن اللهَ يقولُ :الْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ
وَأَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِي وَرَضِيتُ لَكُمُ الإِسْلَامَ دِينًا
فَمَا لم يكُنْ يومئذٍ دينًا فَلا يكُونُ اليَوْمَ دينا

جو اسلام میں کوئی بدعت ایجاد کرے اور اسے نیک خیال کرے تو اس نے یہ خیال کیا کہ محمد ﷺ نے رسالت کی ادائیگی میں خیانت کی۔ اس لئے کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں ''اَلْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ وَأَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِي وَرَضِيتُ لَكُمُ الْإِسْلَامَ دِينًا'' آج میں نے تمہارے لئے تمہارے دین کو مکمل کر دیا ہے، اور تم پر اپنی نعمت تمام کر دی اور تمہارے لئے اسلام کو بطور دین پسند کر لیا۔ (مائدہ ۵:۳) تو جو چیز اس روز دین نہین تھی وہ آج بھی دین نہیں ہو سکتی۔

(الاعتصام: ج ۱:ص ۳۷، شافعی نے اپنی سنن میں اسے ذکر کیا ہے۔ اور ''الام'' میں مرسل ذکر کیا ہے اور بیہقی نے اپنی سنن میں۔ شیخ البانی نے اسے صحیح کہا ہے)

(کیا) جدید مصنوعات سے فائدہ اٹھانا بدعت ہے؟

طلحہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں

مَرَرْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ بِقَوْمٍ عَلَى رُءُوسِ النَّخْلِ
فَقَالَ مَا يَصْنَعُ هَؤُلَاءِ
فَقَالُوا يُلَقِّحُونَهُ يَجْعَلُونَ الذَّكَرَ فِي الْأُنْثَى فَيَلْقَحُ
فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَا أَظُنُّ يُغْنِي ذَلِكَ شَيْئًا
قَالَ فَأُخْبِرُوا بِذَلِكَ فَتَرَكُوهُ
فَأُخْبِرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِذَلِكَ فَقَالَ إِنْ كَانَ يَنْفَعُهُمْ ذَلِكَ فَلْيَصْنَعُوهُ
فَإِنِّي إِنَّمَا ظَنَنْتُ ظَنًّا فَلَا تُؤَاخِذُونِي بِالظَّنِّ
وَلَكِنْ إِذَا حَدَّثْتُكُمْ عَنْ اللَّهِ شَيْئًا فَخُذُوا بِهِ
فَإِنِّي لَنْ أَكْذِبَ عَلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ

میں اللہ کے رسول ﷺ کے ساتھ کچھ لوگوں کے پاس سے گذرا جو کھجور کے درخت کے پاس تھے۔آپ ﷺ نے فرمایا: یہ لوگ کیا کر رہے ہیں؟ تو لوگوں نے کہا: پیوند لگا رہے ہیں۔یعنی نر کو مادہ میں رکھ رہے ہیں۔پھر وہ گابھہ (زیادہ پھل دیتا ہے) ہو جاتی ہے۔آپ ﷺ نے فرمایا: میں خیال کرتا ہوں اس میں کچھ فائدہ نہیں ہے۔کہتے ہیں ''لوگوں کو اس کی خبر دی گئی تو انہوں نے اسے چھوڑ دیا۔پھر اللہ کے رسول ﷺ کو اس کی خبر دی گئی۔تو آپ ﷺ نے فرمایا: اگر یہ ان کو فائدہ دیتا ہو تو وہ اسے کریں۔میں نے تو صرف ایک خیال کیا تھا تو تم میرا مواخذہ خیال میں نہ کرو لیکن جب میں تم سے اللہ کا بیان کیا ہوا کچھ کہوں تو اسے لو۔کیونکہ میں اللہ پر جھوٹ بولنے والا نہیں۔

(مسلم:۴۳۵۶)

اور ایک روایت میں ہے:

إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ إِذَا أَمَرْتُكُمْ بِشَيْءٍ مِنْ دِينِكُمْ فَخُذُوا بِهِ

وَإِذَا أَمَرْتُكُمْ بِشَيْءٍ مِنْ رَأْيٍ فَإِنَّمَا أَنَا بَشَر

بیشک میں ایک انسان ہوں جب میں تمہیں تمہارے دین کا کوئی حکم دوں تو اسے لو اور جب میں تمہیں اپنی رائے سے کچھ کہوں تو میں بھی ایک انسان ہوں۔

(مسلم:۴۳۵۷)

اور ایک روایت میں ہے

إِذَا كَانَ شَيْءٌ مِنْ أَمْرِ دُنْيَاكُمْ فَأَنْتُمْ أَعْلَمُ بِهِ

فَإِذَا كَانَ مِنْ أَمْرِ دِينِكُمْ فَإِلَيّ

جب تمہاری دنیا کا کوئی معاملہ ہو تو تم اپنی دنیا کے بارے میں زیادہ جاننے والے ہو۔اور جب تمہارے دین کی کوئی بات ہو تو میری طرف ہی رجوع کرو۔ (احمد:۱۲۱۳۵)

اور ایک روایت میں ہے

أَنْتُمْ أَعْلَمُ بِأَمْرِ دُنْيَاكُمْ

تم تمہاری دنیا کے بارے میں زیادہ جاننے والے ہو۔ (مسلم:۴۳۵۸)

بعض واضح بدعتیں

۱- عید کی نماز کے لئے اذان دینا۔

۲- سنتوں کو باجماعت ادا کرنا۔

۳- اذان کے آخر میں ''لا الہ الا اللہ'' کے بعد ''محمد رسول اللہ'' کہنا۔

۴- نماز میں فاتحہ کے بعد فاتحہ پڑھنا۔

۵- سجدے میں زمین کو چومنا۔

۶- نماز میں ''آمین'' کے بعد ''والصلاۃ والسلام علی خاتم النبین'' کہنا۔

۷- امام کا اپنے شہر کی زبان میں قرأت کرنا۔

۸- جماعت والی نماز میں سلام کا جواب دینا۔

۹- وضو میں صابون کا استعمال۔

۱۰- آدمی دعا کرنے کے بعد اپنے ساتھی کے بدن پر ہاتھ پھیرے۔